Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

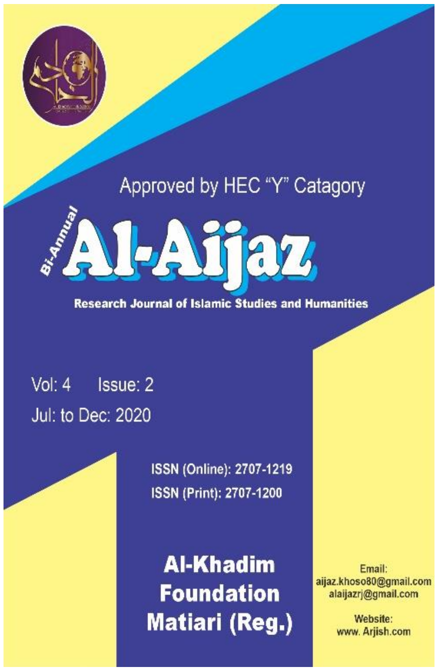

TOPIC:

The Concept of Counciling in Islam and its Importance

AUTHORS:

1. Saira Tariq, M.Phil Islamic Studies, G.C University Faisalabad.
Email: sairatariq1813@gmail.com ORIC ID: https://orcid.org/0000-0002-6034-6906
2. Mian Muhammad Ali Awais, M.Phil Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad.
Email: mianaliawais154@gmail.com ORIC ID: https://orcid.org/0000-0001-8576-7259

How to cite:
Tariq, S. ., & Ali Awais, M. M. . (2020). U-20 The Concept of Counciling in Islam and its Importance. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *4*(2), 315-322. https://doi.org/10.53575/u20.v4.02(20).315-322

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/218

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 315-322

Published online: 2020-12-06

QR Code

اسلام میں شورائیت کا تصور اور اس کی اہمیت

The Concept of Counciling in Islam and its Importance

Saira Tariq*
Mian Muhammad Ali Awais**

Abstract
"Society requires mutual cooperation and sincere counciling for the better ment in wider sense. It's natural requirement of society so Islam promotes this attitude and teaches that good advice and opinion is a symbol of honesty. It was observed firstly during the Prophethood of MOHAMMED, peace be upon him and and on the basis of these lines the Islamic rule of advisory was adopted in the early Caliphate. The article addresses the advisory concept in the light of Islamic teachings".
Keywords: Counciling, Mutual cooperation, Advisory concepts, Opinion.

مشاورت اہل ایمان کے خصائص میں سے ایک خصوصیت ہے۔ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں مومنین کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے مشاورت کا ذکر بھی کیا گیا ہے کہ وہ اپنے معاملات بذریعہ مشاورت حل کرتے ہیں۔ مشاورت ایک ایسا طریقہ کار ہے جس کے ذریعے کسی مشکل معاملہ کا جائز حل تلاش کیا جاتا ہے اور اس اہم امر کے لیے ایسے افراد کا انتخاب کیا جاتا ہے جو دینی امور پر دسترس رکھتے ہوں۔

شوریٰ کے لغوی معنی:

''ش۔و۔ر'' شوریٰ کا مادہ لفظ ہے۔ اور اس کا مشتق اسم باب افعال میں ''اشار علیہ'' ہے۔

ا۔ مفردات القرآن کے رو سے ''شوریٰ'' کے معنی ایسے امر کے ہیں جس میں کسی دوسرے سے مشورہ کیا جا سکے۔ (۱)

۲۔ مولانا عبد الرشید نعمانی قاضی زین العابدین میرٹھی کی لغات (۲) اور معجم القرآن جو کہ سید فضل الرحمن کی ہے کے مطابق شوریٰ کے معنی مشورہ کرنے کے ہیں۔ (۳)

۳۔ ''شوریٰ'' کے مفہوم بیان کرتے ہوئے امام ابن فارس لکھتے ہیں کہ

بالعموم مادہ ش۔و۔ر میں سے عام طور پر دو معنی نکلتے ہیں۔ ایک یہ کہ کسی بھی چیز کو واضح کرنا، ظاہر کرنا اس کے ساتھ ساتھ پیش کرنے کے ہیں اور دوسرے معنی سے مراد کسی سے کوئی بھی چیز لینے کے ہیں۔

اہل عرب کا پہلے معنی کی بطور دلیل یہ قول ہے:

''شرت الدابۃ شورا'' سے مراد یہ ہے کہ کسی جانور کو خریدنے والے کے سامنے پیش کرنا۔ اور اس کے علاوہ یہ کہ ایسی جگہ جہاں جانوروں کو خریداروں کے سامنے پیش کیا جائے اس جگہ کو ''مشوار'' کہا جاتا ہے۔ (۴)

*M.phil Islamic Studies, G.C University Faisalabad.
Email: sairatariq1813@gmail.com ORIC ID: https://orcid.org/0000-0002-6034-6906
** M.Phil Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad.
Email: mianaliawais154@gmail.com ORIC ID: https://orcid.org/0000-0001-8576-7259

۴۔ ""شوریٰ"" کی تعریف کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن عبدالخالق یہ بیان کرتے ہیں:

""شوریٰ کی حقیقت یہ ہے کہ اہل فن سے کسی بھی رائے کے بارے میں تحقیق اس مقصد سے کروائی جائے تا کہ مسئلے کی اصل بات تک پہنچا جا سکے۔""(۵)

۵۔ ""شوریٰ"" کی لغوی تحقیق کے بارے میں علامہ محمد مرتضی الزبیدیؒ بیان کرتے ہیں:

""شار العسل"" وہ لفظ ہے جو اہل عرب استعمال کرتے۔ اس کا معنی یوں ہے:

""جس نے شہد کو چھتوں میں سے اور اس کی ہر پائی جانی والی جگہوں سے نکالا۔""(۶)

۲۔ ""شوریٰ"" جس کے اصطلاحی معانی اور مفہوم کچھ یوں ہیں:

علماء کے نزدیک ""شوریٰ"" کی تعریفیں جس طرح بیان ہوئی ہیں۔ چند اہم تعریفیں مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ ""شوریٰ"" کے اصطلاحی مفہوم کے متعلق ڈاکٹر مصطفی قطب سانو بیان کرتے ہیں:

""کسی بھی مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لئے مختلف آراء کا آپس میں تقابل کرنا۔ بعض اس کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ درپیش مسائل سے کسی مسئلے کی بابت اصحاب علم و فضل کی آراء کو جمع کرنا ہے۔ جس کے تحت کتاب اور سنت کے حوالے سے کوئی صریح نص وارد نہ ہو چکی ہو۔""(۷)

اور سب سے جامع تعریف ""شوریٰ"" کی یہی مانی جاتی ہے۔

۲۔ ""شوریٰ"" کا معنی امام ابو بکر ابن العربیؒ کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں:

""کسی مسئلے کے حوالے سے وہ اجتماع یا مجلس کہ جس میں موجود ہر فرد دوسرے فرد سے رائے حاصل کرے اور اپنے مشورے کا بھی اظہار کرے۔""(۸)

۳۔ امام رازیؒ نے ""شوریٰ"" کے بارے میں تعریف کچھ ان الفاظ میں کی ہے:

""شوریٰ کی تعریف یوں ہے کہ کسی بھی اجتماع کا آپس میں صلاح مشورہ کی غرض سے سب کو جمع ہونے کی دعوت دینا۔""(۹)

۴۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی شوریٰ، کا مفہوم بڑے عمدہ انداز میں واضح کرتے ہیں کہ:

""""شوریٰ"" کے لفظی معنی بہت ہی دلچسپ اور عمدہ ہیں اور جن سے ""شوریٰ"" کے اصل معنی بالکل واضح ہوتے ہیں۔ ""شوریٰ"" کا لفظی مطلب ہے۔ شہد کی مکھیوں کے چھتوں کے اندر سے شہد کا نکالا جانا۔ یہ عمل ""شوریٰ"" کہلاتا ہے۔ اب اس پر غور کریں کہ شہد کی مکھی کے چھتے سے جب شہد نکالا جاتا ہے تو اس کی کیا شکل ہوتی ہے۔ اس کو یوں بیان کرتے ہیں کہ ہزاروں مکھیاں مختلف پھولوں پر جا کر مختلف قسم کے رس چوس لیتی ہیں ایک پھول کی خوشبو ایک طرح کی ہے۔ دوسرے کی دوسری طرح کی ہے۔ کسی ایک پھول میں ایک طرح کے طبّی فوائد ہیں۔ دوسرے پھولوں میں دوسری قسم کے۔ ایک پھول میں خداوند تعالی نے کوئی ایک شفاء رکھی ہے۔ اسی طرح دوسرے پھول میں دوسرے قسم کی شفاء موجود ہے۔ یہ ہزاروں مکھیاں یوں ہزاروں قسم کا رس چوستی ہیں اور پھر سب مل کر شہد بناتی ہیں۔ جب شہد تیار ہو جاتا ہے تو اس

کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کون سے مکھی کون سا شہد کا قطرہ اکٹھا کر کے لائی ہے۔ اور کون سی مکھی کس پھول کے رس کا قطرہ نکال کر لائی ہے۔ اس طرح یہ مجموعی رزق کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جس کے اندر خداوند تعالی نے شفاء رکھ دی ہے۔ لہذا اس لفظ کا استعمال جس پیغام کو اجاگر کرتا ہے۔ وہ یہ کہ شوری کا عمل اپناتے وقت بلکہ یہی تدبیر اور طریقہ کار اپناؤ۔ جس سے ہر وہ شخص جو حکمت، دانائی اور عقل رکھتا ہو، ہر اس شخص سے وہ حکمت سمیٹ لی جائے۔ اور اس طرح تمام انفرادی حکمتوں کو اس بہترین طریقے سے واحد ملکی اور ملی شفاء بنا پر پیش کرو کہ جس سے پوری امت کو رہنمائی حاصل ہو سکے۔"(۱۰)

بیان کردہ تعریفوں سے حاصل مکمل جائزے سے "شوری" کی تعریف یوں نکل کر سامنے آتی ہے:

"شوری" لغوی معنوں میں ہے۔ مشورہ لینے کا عمل، مشورہ لینا، صاحب علم وفضل سے حاصل شدہ آراء کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا عمل یا وہ عمل جہاں مشورہ کیا جاتا ہے۔ اس کو "شوری" کہتے ہیں۔

۳۔ مجلس شوری کی ضرورت واہمیت:

شوری اور شورائیت کو یوں بیان کرتے ہیں کہ ایسا معاملہ، جس کے بارے میں شریعت نے کوئی بھی کھلا حکم نہ دیا ہو۔ اس بارے میں ماہر افراد کا مشورہ لینا اور قرآن اور سنت کی رو سے ان سب آراء میں سے سب سے بہترین اور قابل عمل رائے پر مضبوط دلیل کی روشنی میں اور خداوند تعالی پر مکمل بھروسہ اور یقین کرتے ہوئے فیصلہ سازی اور عمل کرنے کے ہیں۔ ذیل میں شوری کی ضرورت واہمیت واضح کی جاتی ہے:

ا۔ شوری کی اہمیت از روئے قرآن:

اسلامی نظام سیاست میں مشورے کی اہمیت کا اندازہ یوں بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اسلامی نظام حکومت کے اس اہم ادارے (شوری) کے متعلق قرآن کریم میں کئی آیات براہ راست شوری کے عام معنی کے ساتھ نازل ہوئی ہیں:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"والذين استجابوا لربهم واقاموا الصلوة وامرهم شورى بينهم ومما رزقنهم ينفقون"(۱۱)

(اور جو اللہ کی کہی بات مانتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں۔ اور اپنے معاملات باہمی مشورے سے طے کرتے ہیں۔ جو ہم نے ان کو رزق بخشا ہے اسی سے نیک کاموں میں خرچ بھی کرتے ہیں۔)

قرآن پاک کی اس آیت میں اہل ایمان کی صفات کو بیان کرتے ہوئے اس صفت کو خاص طور پر نمایاں کیا گیا ہے کہ اہل ایمان باہمی مشورے سے اپنے آپس کے کام کرتے ہیں۔ اسی طرح قرآن پاک کی ایک اور آیت میں اللہ کے رسول سے فرمایا گیا کہ آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہ سے کاموں میں رائے لیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

'' فبما رحمۃٍ من اللہ لنت لھم و لو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک فاعف عنھم واستغفرلھم و شاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین''(۱۲)

((اے نبی ﷺ) یہ خداوند تعالی کی مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے بہت ہی نرم مزاج واقع ہوئے ہیں۔اگر تم تند خو اور سنگ دل ہوتے۔تو یہ آپ کے ارد گرد سے چھٹ جاتے۔آپ ان کو معاف کریں اور ان لوگوں کے لیے (خدا سے) بخشش مانگیں اور اپنے کاموں میں ان سے رائے طلب کر لیا کریں۔جب آپ کسی کام کا پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھیں۔بے شک اللہ بھروسہ رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔)

اسی طرح قرآن پاک میں حضرت سلیمانؑ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے ہدہد کی زبانی یہ معلوم کر کے کہ دور ایک سلطنت ہے جہاں ایک عورت حکمران ہے تو آپ نے اس کے ذریعہ وہاں کی ملکہ سبا کو خط بھیجا جو اس نے اپنے درباریوں کو پڑھ کر سنایا۔قرآن پاک میں یہ تذکرہ کچھ اس طرح سے کیا گیا ہے:

''قالت یایھا الملا افتونی فی امری ما کنت قاطعۃ امرا حتی تشھدون''(۱۳)

((خط سنا کر)اس نے کہا کہ اے اہل دربار مجھے میرے اس مسئلے پر مجھے رائے دو۔اور اگر تم حاضر نہ ہوئے (اور مجھے مشورہ نہ دیا) تو میں کوئی بھی فیصلہ کرنے والی نہیں۔)

مندرجہ بالا تمام آیات مبارکہ سے شوریٰ کا تصور ابھر کر سامنے آتا ہے کہ حکومتی معاملات میں مشورہ لینا اچھا فعل اور فطرت کے مطابق ہے اور ان کے مطابق حاکم وقت کے اختیار پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے اور اس کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ صلاح و مشورہ سے معاملات حکومت طے کرے۔اسی طرح زندگی کے دیگر امور و معاملات میں بھی مشورہ ضروری قرار پاتا ہے۔

۲۔شوریٰ کی اہمیت از روئے حدیث:

رسول اللہ ﷺ کی متعدد احادیث میں شوریٰ کی فضیلت اور امت کے سیاسی نظام کے لیے اس کی ضرورت اور اہمیت بیان ہوئی ہے۔

مندرجہ ذیل احادیث سے مشورہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے:

''کان المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیتحیون الصلاۃ لیس ینادی لھا فتکلموا یوما فی ذلک، فقال بعضھم: اتخذونا قوسا مثل ناقوس النصاری، وقال بعضھم: بل بوقا مثل قرن الیھود، فقال عمر: أولا تبعثون رجلا ینادی بالصلاۃ۔ فقال رسول اللہ ﷺ: یا بلال قم فناد بالصلاۃ''(۱۴)

((ہجرت کر کے جب مسلمان) مدینہ پہنچے۔تو وقت کو مقرر کرنے کے بعد نماز کے لیے آتے۔نماز کے لیے تب اذان نہیں دی جاتی تھی۔ایک دن اس حوالے سے مشورہ ہوا۔ایک نے رائے دی کہ نصاری کی طرح ایک گھنٹہ لیا جائے اور دوسرے نے مشورہ دیا کہ یہودیوں کی طرز پر نرسنگا (بگل بناؤ، جس کو پھونک دیا جا سکے) لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ کسی فرد کو بھیجا جائے جو نماز کے لیے بلند پکار دیا

کرے۔اس پر نبی کریم ﷺ نے (اس مشورے کو پسند فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا) فرمایا کہ بلال اٹھو اور نماز کے لیے اذان دو۔)

اللہ تبارک و تعالی نے حضور ﷺ کے لئے اجتماعی معاملات میں مشاورت کا حکم جاری کیا اور آپ ﷺ اپنی پوری زندگی کے دوران اسی پر عمل پیرا رہے اور دینی و دنیاوی زندگی ایسے ہی گزاری۔

مندرجہ بالا حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ ''شوری اذان'' پہلی ہجری کا ایک واقعہ ہے کہ نماز باجماعت کے متعلق مسلمانوں کو بلانے کے مسئلے پر رسول ﷺ نے اصحاب کی ''شوری'' کا انعقاد کیا۔اس مجلس میں نماز کے حوالے سے ''اذان'' کا طریقہ وضع ہوا۔[۱۵]

شوری کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہ کے اقوال:

امام ابن جریر طبریؒ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بارے فرماتے ہیں کہ

''خداوند تعالی کی طرف سے اپنے نبی ﷺ کے لئے مختلف معاملات میں اپنے صحابہ اکرام سے باہمی مشورہ کرنے کا حکم نازل ہوا حالانکہ آپ ﷺ کے پاس آسمان سے وحی بھی آئی تھی۔آپ ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشورہ کرنا ان کے لئے باعث سکون اور اطمینان کا تھا۔یوں ہی جب کسی قوم کے افراد آپس میں باہمی سے مشورے کرتے ہیں جس کا مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہوتا ہے تو اللہ تعالی کی طرف سے بہترین رہنمائی عطاء فرمائی جاتی ہے۔''[۱۶]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مارایت احد اکثر مشوره لا صحابه من النبی ﷺ''[۱۷]

(میں نے کسی کو رسول ﷺ سے زیادہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا نہیں دیکھا۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں نے رسول ﷺ سے مخاطب ہوا کہ اگر کوئی ایسا معاملہ میرے سامنے آئے جس میں اللہ تعالی نے کوئی حکم نازل نہ کیا ہو اور سنت میں بھی کوئی حکم نہ ہو تو ارشاد فرمائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

تب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تجعلونه شورى بين اهل الفقه والعابدين من المومنين ولا تقضى فيه برى خاصة''[۱۸]

(اس حوالے سے عبادت کرنے والوں اور ایماندار دار شریعت کے ماہرین سے رائے لیا کرو اور انفرادی رائے اختیار کرنے سے پرہیز کرو۔)

نبی پاک ﷺ کچھ مخصوص صحابہ اکرام سے ہمیشہ مشورہ فرمایا کرتے تھے تاکہ امت کے لیے یہ عمل سنت کے طور پر جاری ہو سکے۔

قرآن و حدیث کے جائزے کے بعد شوری کی ضرورت و اہمیت کے سلسلے میں جو بات سامنے آئی وہ یہ ہے کہ شوری اہل ایمان کے خصائص میں سے ہے کیونکہ مومنین کی بنیادی صفات و خصوصیات کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن پاک میں بھی تعریف فرمائی ہے کہ ان کے معاملات باہم مشورے سے طے ہوتے ہیں۔نبی پاک ﷺ جن معاملات میں صحابہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیتے ان امور کی فہرست بہت بڑی ہے۔ان

میں اقتصادی، سماجی، دفاعی، سیاسی اور ہر قسم کے معاملات شامل تھے۔

رسول ﷺ کو براہ راست وحی الٰہی کی رہنمائی حاصل تھی۔ اگر وہ مشورہ نہ بھی کرتے تو ان کو مشورے کی کوئی ضرورت نہ تھی لیکن وہ مثالی معاشرے کی تشکیل فرما رہے تھے۔ ان کا ایک ایک عمل قیامت تک کے لیے تمام انسانیت کی رہنمائی کا سرچشمہ بنتا تھا۔ آپ ﷺ رائے طلب کرتے وقت مجلس میں موجود افراد کو رائے پیش کرنے کی پوری آزادی دیتے تھے۔ شوریٰ کے سلسلے میں رسول ﷺ کا تعامل یہ تھا کہ آپ جب ایک مرتبہ مشاورت کے نتیجے میں کوئی فیصلہ ہو جاتا تو پھر اس کی پابندی فرماتے تھے۔

۴۔ شوریٰ کی حدود:

شوریٰ ایک ایسا طریقہ کار ہے جس کے ذریعے کسی مشکل مسئلہ کا ممکنہ جائز حل تلاش کیا جائے۔ اس کے لیے افراد کا انتخاب کیا جائے تو ایک طرف تو دینی علوم پر دسترس رکھتے ہوں تو دوسری طرف اس معاملے سے آگاہی بھی ہو۔

شوریٰ کی حدود کے سلسلہ میں ہم ایک محتاط اندازے کے مطابق یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر وہ معاملہ جس کا تعلق ملک و قوم کی اجتماعی مفاد سے ہو یا کوئی ایسا انفرادی مسئلہ جس کا حل قرآن و سنت میں یا آثار صحابہ میں نہیں مل رہا ہے تو اس کے لیے ہم اجتہاد یا اجماع کی طرف سے رجوع کرتے ہیں اور اجماع شوریٰ کی ہی ایک بہتر صورت ہے۔[۱۹]

۵۔ شوریٰ کے درجات:

اول:

شوریٰ کا پہلا درجہ وہ ہے جو ہمارے گھر و خاندان کی چہار دیواری پر محدود ہے اور

"ہم اپنی شرعی حدود میں رہتے ہوئے مختلف معاملات میں ایک دوسرے سے مشورہ کرتے ہیں اور بہت سے امور میں دوسروں کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔"[۲۰]

اس طرح گھر و خاندان میں ایک ابتدائی تربیت کا ذریعہ میسر آجاتا ہے اور اس درجہ کو ہم مشاورت یا شوریٰ کا ابتدائی درجہ کہہ سکتے ہیں۔

دوم:

شوریٰ کا دوسرا درجہ وہ ہے جو ہمارے دینی مدارس کے دار الافتاء اور ان اداروں میں پایا جاتا ہے۔ جہاں قرآن و سنت کی روشنی میں لوگوں کے مسائل کے حل پیش کیے جاتے ہیں۔

مسائل اور سوالات میں بہت سی پوچھی گئی ایسی باتیں ہوتی ہیں جو قرآن و سنت میں نہیں ملتیں۔ اس لیے ان کے صحیح حل کے لیے فضیان دین کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور ان مسائل کے جواب کے لیے کہیں انفرادی اور کہیں اجتماعی طور پر انتہائی عرق ریزی سے تحقیق کر کے فتوی صادر کیے جاتے ہیں اس عمل کو ہم شوریٰ کے دوسرے درجے میں شمار کرتے ہیں۔

سوم:

شوری کا تیسرا اہم اور بڑا درجہ وہ ہے جو ملکی سطح پر قائم کیا جائے یعنی حکومت کے زیر نگرانی پورے ملک میں ماہرین شریعت کی جماعت منتخب کر کے مجلس شوری کا قیام کرنا جس کا مقصد ہو کہ وہ ملک کے تمام قوانین کی چھان بین کرے کہ یہ شریعت کے مطابق ہیں یا نہیں یا اس میں کون سی خامی یا سقم ہے تو اسے دور کر دیا جائے۔ اسی طرح کوئی نیا مسودہ قانون ترتیب دیا جا رہا ہے۔ اسے شوری میں پیش کر کے دین اسلام کے مطابق کرنے کا کام لیا جائے۔ [۲۱]

یعنی کہ اگر اچانک کوئی معاملہ یا مسئلہ درپیش ہو جس میں حکومت کو دینی رہنمائی کی ضرورت درپیش ہو تو اس کے لیے بھی شوری کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ اس ساری بحث سے شوری کی ضرورت و اہمیت اس طرح واضح ہوتی ہے کہ

دین اسلام انسان کو جو اخلاقی تعلیم دیتا ہے۔ ''مشورہ'' اس کا لازمی تقاضا ہے اسلام میں حکومت کے قیام کے لیے اور حکمران کے قرآن و سنت کے دائرے میں رہ کر فرائض کی انجام دہی کے لیے شوری خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس میں اجتماعی مشورہ اور بعض اوقات عام بحث کے ذریعے عوام الناس کی رائے کو جمع کیا جاتا ہے جس سے کسی بھی معاملے میں ذاتی رائے کی بجائے اجتماعی رائے فیصلے میں شامل ہوتی ہے۔

References

1. Raghib Asfahani, Imam, Mufradat-ul-Quran, (Translated By Feroz Pori, Ali Muhammad Abddoh, Maulana), Pakistan, Sheikh Shamas ul Haq, Iqbal Town, Lahore: June 1987, P:1/559
2. Zain ul Abideen, Meerthi, Qazi, Qamos-ul-Quran, Karachi: Urdu Bazar, P:297
3. Naumani, Muhammad Abdul Rasheed, Moulana, Lugat-ul-Qran, Karachi: Dar-ul-Ashat, Urdu Bazar, November 1986, P:294
4. Ibn-e-Faris, Ahmad Bin Faris Bin Zikriya Imam, Maujam Maqabees ul Lughat, Bairoot: Maktaba Dar-ul-Fikar, 1399, Edition: 3, P:226
5. Abdul Rehman Abdul Khaliq, Yousaf, Sheikh, Al-Shura Fe-Zal-Nizam-ul-Islami, Kouwait: Maktaba Dar-ul-Qalam, P:47
6. Zubadi, Muhib-Uddin, Al-Syed Muhammad Murtaza Al-Hussaini Al-Wasti Al-Hanfi, Allama, Taj-ul-Uroos Min Jawahir Al-Qamoos, Bairoot: Maktaba Dar-ul-Hidaya, Edition: 1, P:252-253
7. Sonoo, Muhammad Mustafa, Qutab, Doctoer, Moujam Mustalhaat Usool e Fiqah, Damishq: Maktaba Dar-ul-Fikar, P:251
8. Al-Zuhaili, Wahba, Al Shura fil Islam, Umman: Maktaba Al-Majma AL Malki, Behwas Al-Hazarat Al Islamia, Edition: 2, P:487
9. Ibid, 2, P:488
10. Mehmood Ahmad Ghazi, Doctor, Muhazrat-e-Fiqah, Lahore: Al-Faisal Nashiraan Tajran-e-Kutab, Urud Bazar, 2010, P:380
11. Al-Shura 42:38
12. Al Imran 3:159
13. Al-Namal 27:32
14. Nisai, Ahmad Bin Shoaib Bin Ali Bin Behar, Al-Sunan Al-Nisai, The Book of Salat, Bairoot: Maktaba Dar-ul-Fikar, 1328, Hadith # 650
15. Gohat Rehman, Maulana, Islami Riyasat, Lahore: Al-Minar Book Center, March 1982, P:278
16. Tibri, Abu Jaffar, Muhammad Bin Jarair, Imam Tafseer Tibri, Bairoot: Maktaba Mossass, Al-Risala, 1420, Edition: 7, P:344
17. Behqi, Ahmad Bin ul Hussain Bin Ali Bin Musa, Abu Bakar, Imam, Al-Sunan Al-Kubra, Makkah

Mukarma Dar-ul-Baz, 1414, P:45
18. Al-Muntique, Ali Ala-ul-Din, Kanzul-Amal, Daiyra Al-Maraf Al-Nizamia Fil Hind, 1312, Editoin: 5, P:812
19. Sarwar Hussain Khan, Maraf Din ul Islam, Karachi: Ghazanfar Academy Urdu Bazar, 1999, P:421
20. Ibid, P:421
21. Ibid, P:422